REGD No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

قیمت سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ روپے

الفضل

روزنامہ ربوہ

بدھ شنبہ
۲۰ ربیع الثانی ۱۳۷۶ھ
فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۴۵/۱۰ | ۲۴ نبوت ۱۳۳۵ ہش | ۲۸ نومبر ۱۹۵۶ء | نمبر ۲۷۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۳ نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے۔

"طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

مصر کے صدر جمال عبد الناصر کی طرف سے جماعت احمدیہ اور اسکے مقدس امام کے پیغام پر

پُرخلوص قدردانی اور گہرے جذباتِ تشکر کا اظہار

"مصر کی کامیابی اور فتح کیلئے نیک خواہشات اور دلی دعاؤں پر ہم آپ سب کے ممنون ہیں"

مورخہ ۳ نومبر ۱۹۵۶ء کو مکرم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور خارجہ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور جماعت احمدیہ کی طرف سے مصر کے صدر جمال عبد الناصر کے نام ایک برقی پیغام ارسال کیا تھا جس میں اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ برطانیہ اور فرانس نے مصر پر حملہ کرکے ہمیشہ ہمیش کے لئے اپنے چہروں کو داغدار کر لیا ہے لکھا تھا۔ کہ موجودہ نازک وقت میں جماعت احمدیہ اور اس کے مقدس امام کی دعائیں اہل مصر کے ساتھ ہیں۔ اس پیغام کے جواب میں صدر جمال عبد الناصر نے تار کے ذریعہ دلی دعاؤں اور نیک خواہشات پر جماعت احمدیہ اور حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ ہم سب آپ کے اس مقتدر پیغام کی دل سے قدر کرتے ہوئے آپ کے ممنون ہیں ـــ مکرم ناظر صاحب امور خارجہ کا پیغام اور صدر ناصر کا جوابی تار درج ذیل ہے:۔

جمال عبد الناصر کے نام ناظر صاحب امور خارجہ کا تار

ترجمہ:۔ "موجودہ نازک وقت میں جماعت احمدیہ اور اس کے مقدس امام کی دلی دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ برطانیہ اور فرانس نے مصر پر حملہ کرکے ہمیشہ ہمیش کے لئے اپنے چہروں کو داغدار کر لیا ہے خدا تعالیٰ ان مزوروں کو اس کی سزا دے گا۔

یہ امر ہمارے لئے حیرت کا باعث ہے۔ کہ جبکہ موجودہ اسرائیلی حملہ اس بنا پر ظہور میں آیا ہے کہ آپ عربوں اور خصوصیت سے اردن کے مفادات کی علمبرداری کا فرض ادا کر رہے ہیں۔ یہ ممالک کیوں ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں۔ اور صرف زبانی ہمدردی پر ہی اکتفا کر رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کی آنکھیں کھولے۔ ہماری دعا ہے کہ موجودہ جنگ میں اللہ تعالیٰ اہل مصر کی مدد فرمائے آمین

ناظر امور خارجہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان
مورخہ ۳ نومبر ۱۹۵۶ء

ناظر صاحب امور خارجہ کے نام جمال عبد الناصر کا جوابی تار

"I have received with sincere appreciation the gracious message expressing the good wishes and fervent prayers of Ahmadiyya Community and its head for the victory of Egypt in its struggle against the aggressors. We thank you all for these kind feelings and noble sentiments. May God help us and grant us prosperity.

Gamal Abdel Nassar

ترجمہ:۔ "میں نے آپ کا مقتدر پیغام قدردانی کے پُرخلوص جذبات کے ساتھ وصول کیا ہے۔ جس میں حملہ آوروں کے خلاف اہل مصر کی جدوجہد میں مصر کی کامیابی اور فتح کے لئے جماعت احمدیہ اور امام جماعت احمدیہ کی طرف سے نیک خواہشات اور دلی دعاؤں کا اظہار کیا گیا ہے۔ ہم ایسے اعلیٰ خیالات اور نیک جذبات پر آپ سب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہماری مدد فرمائے اور ہمیں خوشحالی عطا کرے۔

مورخہ ۱۹ نومبر ۱۹۵۶ء جمال عبد الناصر

مولوی مصباح الدین صاحب کے متعلق معافی کا اعلان

(رقم فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ)

مولوی مصباح الدین صاحب سابق مبلغ انگلینڈ سے چند سال ہوئے ایک غلطی ہوئی تھی۔ اور انہوں نے ایک خط میں چند نامناسب الفاظ لکھ دیئے تھے۔ لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ سب گناہوں کو معاف کرتا ہے۔ اور اب وہ اپنی غلطی پر پشیمانی ظاہر کرتے ہیں اس لئے میں نے ان کو معاف کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کے اور ان کی اولادوں کے ایمانوں کو مضبوط کرے چونکہ نظام سلسلہ کے خلاف موجودہ شرارت میں وہ شامل نہیں۔ گو ایک دفعہ جھوٹے طور پر ایک معاند اخبار نے ان کا نام لکھ دیا تھا۔ اس لئے میں کوئی وجہ نہیں دیکھتا کہ ان کو معاف نہ کر دوں۔ آئندہ کا معاملہ خدا تعالیٰ کے سپرد ہے۔ ان کا ایک بیٹا بھی سخت بیمار ہے۔ اور موجودہ فتنہ کے موقعہ پر اس نے ایک دفعہ بہت مومنانہ غیرت کا اظہار کیا تھا۔ دوست اس کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے شفا دے۔

مرزا محمود احمد ۵۶/۱۱/۲۲

اہلیہ صاحبہ مولوی ابوبکر صاحب ایوب کی علالت

اطلاع ملی ہے کہ مکرم مولوی ابوبکر صاحب ایوب کی اہلیہ محترمہ انڈونیشیا میں بیمار ہیں۔ مولوی ابوبکر صاحب ایوب اس وقت ہالینڈ میں فریضہ تبلیغ ادا کر رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کی اہلیہ محترمہ کو شفا عطا فرمائے۔

(وکیل التبشیر ربوہ)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل ایل۔بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۵۶ء

مناظرہ

لاہور کے ایک دینی ہفت روزہ معاصر کی ایک قریب کی اشاعت میں ایک مضمون مولانا محمدؐ یعقوب صاحب خطیب سنہری مسجد لائلپور کے قلم سے بزیر عنوان "فن مناظرہ بازی کی باقاعدہ تعلیم کے نتائج" شائع ہوا ہے۔ فاضل مضمون نگار نے اپنے مضمون میں اس امر کا انکشاف فرمایا ہے۔ کہ کس طرح

"دینی مدارس میں طلباء کے باقاعدہ گروپ بنا دیئے جاتے ہیں۔ اور وہ اپنے اپنے مناظرہ کا انتخاب کرتے ہیں۔ کوئی سنّی بن جاتا ہے۔ کوئی شیعیت کا پارٹ ادا کرتا ہے۔ اور کوئی مرزائیت کے روپ میں جلوہ گر ہو کر اجرائے نبوت اور وفاتِ مسیحؑ کے دلائل و براہین کے طومار لگا دیتا ہے۔ تاریخ مقررہ پر باقاعدہ ایک اکھاڑہ سا قائم کیا جاتا ہے۔ فریقین اپنے اپنے مناظر کی تائید و حمایت کرتے ہیں۔ ہر مناظر چاہتا ہے۔ کہ اپنے "مخالف و مخاصم" پر اپنی فنی قابلیت اور اپنے علمی استدلال کا سکّہ جما کر چھوڑے اس غلط آرزو و تمنا کو پورا کرنے کے لئے ہر جائز و ناجائز رویہ اختیار کیا جاتا ہے۔ کیونکہ مربیان کرام نے تربیت ہی ایسی دی ہوتی ہے۔"

مدارس کے اس طریقِ تعلیم کے جو نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ وہ بھی مضمون نگار ہی کی قلم سے ملاحظہ فرمائیے۔

"مناظرہ کا مقصد تو یہ قرار دیا جاتا ہے۔ کہ عوام حق و باطل کے درمیان امتیاز کر سکیں اور حق کو قبول کر کے باطل کا ساتھ چھوڑ دیں۔ لیکن اس مکروہ فن کے مظاہرے سے سامعین کے دلوں میں مزید شکوک و شبہات پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور مذبذبین بین ذالک لا الیٰ ھٰؤلاء و لا الیٰ ھٰؤلاء کی کیفیت ان پر طاری ہو جاتی ہے۔ یہی تیار شدہ مناظر جب فراغت کی سند حاصل کر کے میدانِ عمل میں قدم رکھتے ہیں۔ اور کہیں کوئی مسندِ تدریس و تعلیم کو سنبھالتا ہے۔ کوئی امامت کے منصب پر کھڑا ہوتا ہے۔ کوئی خطابت کا پیشہ اختیار کرتا ہے۔ پھر یہ حضرات ان مشاغل پر ہی اکتفاء نہیں کرتے۔ بلکہ اپنی تربیت اور فن کے مظاہرے کے مواقع نکالتے رہتے ہیں۔ کہیں اپنی شہرت کو بڑھانے کے لئے فن مجادلہ کا مشغلہ اختیار کر کے قوم کو آپس میں لڑاتے ہیں۔ کہیں تکفیر بازی کو بطور شغل کے اپناتے ہیں۔ اور اپنے حریفوں کو چت کرنے کے منصوبے بناتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں ان کی فطرت سازش پسند ہو جاتی ہے۔ اور تہذیب اور متانت و سنجیدگی سے ان حضرات کو نفرت ہو جاتی ہے۔ مخالف کی مٹی پلید کرنا اور بہر طور اسے زک پہنچانا اپنا فرض اولین ٹھہراتے ہیں۔"

فن مناظرہ کوئی ہمارے علماء ہی کی ایجاد نہیں۔ بلکہ اس کی بنیاد دیگر علوم نظری کی طرح یونان میں پڑی تھی۔ اور اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ جہاں تک دنیوی عقل کو تیز کرنے کا سوال ہے۔ ایسے مناظرے فائدہ سے بالکل تہی نہیں سمجھے جا سکتے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ جہاں تک فن کا تعلق ہے۔ اصل خرابی فن مناظرہ میں نہیں ہے۔ بلکہ اس کے غلط استعمال میں ہے۔ یہ درست ہے۔ کہ ہمارے دینی مدارس میں اس فن پر ضرورت سے زیادہ زور دینے نے دینی مدارس کے منتہیوں کی ذہنیت پر برا اثر ڈالا ہے۔ اور جیسا کہ مضمون نگار نے اپنے مضمون کے شروع میں کہا ہے۔ انہیں محض "الدالخصام" بنا کر رکھ دیا ہے۔ وہ دین کی حقیقی تعلیم سے بہت دور چلے گئے اور دین کی صحیح روح سے بالکل عاری ہو گئے ہیں۔ اور چند مستثنائی مثالوں کے سوا اپنی زندگیاں ایسے ہی اشغال میں گزار دیتے ہیں۔ جن کا ذکر فاضل مضمون نگار نے کیا ہے۔

اس کا بہت بڑا نقصان جو مسلمانوں کو پہنچا ہے۔ یہ ہے۔ کہ جن علمائے کرام کا یہ فرض تھا۔ کہ وہ عوام کی صحیح دینی خطوط پر رہنمائی کرتے۔ اور ان میں دین اسلام کے اصولوں پر چلنے اور نیکی اختیار کرنے کی تلقین میں اپنا علم و فضل صرف کرتے وہ اس کی بجائے ایسی لایعنی باتوں میں معروف رہتے ہیں۔ کہ جن کا اسلامی معاشرہ کی تباہی میں بہت بڑا دخل ہے۔ بجائے اس کے کہ جو کچھ اسلام نے ہمیں اخلاق فاضلہ کی تعلیم دی ہے۔ یہ عالم فاضل لوگ خود بھی اس پر عمل کرتے۔ اور عوام کو بھی ان کے حصول کے لئے اکساتے۔ وہ اپنا تمام وقت مسائل کی ہندی کی چندی نکالنے میں صرف کر دیتے ہیں۔

مضمون کے آخر میں فاضل مضمون نگار فرماتے ہیں:۔

"آج کل کے مناظرہ بازوں نے ایک نئی کروٹ لی ہے۔ اپنے مدمقابل کی عبارات کو غلط اور دور از کار معنی پہنا کر بدترین خیانت کا ثبوت دیتے ہیں۔ ہمارے ملک میں یہ منحوس کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ اور یہ کھیل کھیلنے والے ماشاء اللہ ملک کے مشہور ترین پیرانِ طریقت اور بزرگانِ عظام ہیں۔ یہاں ان اصحاب کو بھی کافر بنایا جا رہا ہے۔ جن کے قلم نے لاکھوں انسانوں کے ذہنوں اور دماغوں کا تزکیہ کر کے انہیں صحیح مسلمان بنایا ہے۔ جن کی تحریر نے کفر کے بھنور میں ہزاروں ڈوبنے والوں کو بچا لیا ہے۔ جو خدا کے منکر تھے۔ ملحد تھے۔ لینن کے پیرو اور اسٹالن کے پرستار ہو چکے تھے۔ جو لوگ ان لوگوں کو کفر کے کنارے سے پکڑ کر اسلام کی وادی میں لے آئے ہیں۔ ہمارے ان بزرگوں کی تیر اندازی سے ان کے سینے بھی محفوظ نہیں ہیں۔ ظلم و ستم کی حد ہے۔ کہ بے شمار دین سے بیزار لوگوں کو خالص مسلمان بنانے والے تو کافر ہو گئے۔ اور جو ایک ملحد کو بھی کجروی و گمراہی سے نہ بچا سکے۔ وہ اولیاء اللہ بنے بیٹھے ہیں ہر دور میں یہ عالم رہا ہے۔ کہ کلمۂ حق بلند کرنے والے کے پیچھے اس دور کے فن کار اور مشاق مناظرہ باز پڑ جایا کرتے ہیں۔ ان میں ایک کھلبلی سی مچ جاتی ہے۔ ان کی نیندیں حرام ہو جاتی ہیں۔ اور وہ اپنے حلقہ ہائے عقیدت کو خطرے میں محسوس کرتے ہوئے وہ اپنے قلمدان سنبھال کر تاویل اور جعلسازی کے دلوں کے ذریعہ تکفیر کا بازار گرم کر دیتے ہیں۔

خدا ان مقدسین کو عقل و فہم عطا کرے۔ اور وہ اس شغل لاحاصل سے باز آ جائیں اور ان کی سمجھ میں یہ بات آ جائے۔ کہ فتح بالآخر اسی کی ہوتی ہے۔ جو لذت نفس یا ہوس شکم کے لئے نہیں بلکہ اعلائے کلمۃ الحق کے لئے بات کہتا ہے۔"

ہم فاضل مضمون نگار کی دعا پر سچے دل سے آمین کہتے ہیں۔ اور ان سے امید رکھتے ہیں۔ کہ آئندہ وہ خود بھی "احمدیت" کے بارے میں اپنا رویہ تبدیل کر دیں گے۔ اور احمدیت کو سمجھنے کے لئے اسی طرح کوشش کریں گے۔ جس طرح ایک سچے حق کے متلاشی کو کرنی چاہیئے۔ اور جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احمدی علماء کی تحریروں سے توڑ مروڑ کر حوالے پیش کرتے ہیں۔ اور عوام کو بھڑکاتے ہیں۔ اور تنابز بالالقاب کر کے بجائے "احمدیت" کے "مرزائیت" کے نعرے لگاتے ہیں۔ آئندہ کم سے کم فاضل مضمون نگار خود نہ تو ان میں سے ہوں گے۔ اور نہ ایسے لوگوں کی ہاں میں ہاں ملائیں گے۔ اور اپنے دوستوں اور ہم جماعت لوگوں کو بھی حتی الوسع ان پر عمل کرنے کی تلقین کریں گے۔ خاصکر جس ہفت روزہ معاصر میں آپ کا یہ کارآمد مضمون شائع ہوا ہے۔ اس کے مدیر محترم اور اپنے ہموطن ہفت روزہ کے مدیر محترم سے درخواست کریں گے۔ کہ وہ احمدیت کے تعلق میں ایسی مناظرہ بازانہ عادت کو ترک کر دیں۔ جس کی مذمت آپ نے اپنے اس فاضلانہ مضمون میں فرمائی ہے۔

جیسا کہ ہم نے شروع میں کہا ہے۔ مناظرہ بالکل بیکار چیز نہیں ہے۔ خود مضمون نگار کو بھی اس سے انکار نہیں ہے۔ کہ مناظرہ اور مناظرہ میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ مثلاً آپ لکھتے ہیں:۔

"ہمارے علماء جواز مناظرہ کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور نمرود کا مکالمہ پیش کرتے ہیں۔ لیکن اس مناظرہ سے دورِ حاضر کے مناظروں کو معاذ اللہ کیا نسبت؟ حضرت ابراہیمؑ نے فطری استدلال سے کام لے کر ایک نہایت سادہ دلیل پیش فرمائی۔ جب نمرود کے ذہن نے اس دلیل کو قبول نہ کیا۔ تو حضرت ابراہیمؑ نے اس دلیل پر مناظرہ بازوں کی طرح اصرار نہیں کیا۔ بلکہ فوراً ایک اور دلیل پیش کر دی۔ جس کا جواب نمرود کے پاس نہ تھا۔ وہ لاجواب ہو گیا اور مبہوت۔ اور مناظرہ ختم ہو گیا۔"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی اپنے دعویٰ کے ابتدائی دور میں کئی ایک مناظروں میں حصہ لینا پڑا۔ اگرچہ مخالف علماء کی نیت کے متعلق تو ہم کچھ نہیں کہتے۔ لیکن ان مناظروں کی روئیداد سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غرض ہمیشہ احقاق حق اور ابطال باطل رہی ہے۔ اور کبھی مناظرہ میں بطور مناظرہ بازی حصہ نہیں لیا۔ چنانچہ شروع میں جب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی تعلیم کی تکمیل کے بعد بٹالہ میں واپس آئے۔ اور آپ کی بعض باتوں کے متعلق حنفی خیال کے لوگوں کو اعتراضات پیدا ہوئے۔ تو یہ لوگ قادیان میں آ کر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مناظرہ کے لئے لے گئے۔ لیکن جب آپ نے مولوی محمد حسین صاحب کی باتوں کو صحیح دیکھا۔ تو آپ نے لوگوں سے صاف صاف کہہ دیا۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

اللّٰھم سلماً لاولیاءک وحرباً لاعدائک

— ازمکرم سیّد زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب —

مندرجہ بالا کلمات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں۔ ان کے معنے یہ ہیں صلح اور کامل اطاعت تیرے دوستوں سے اور جنگ تیرے دشمنوں سے۔ یہ اسلوب کلام اقرار بھی ہے اور دعا بھی کہ ہمیں تیرے دوستوں سے پوری پوری موافقت حاصل ہو اور ہم تیرے دشمنوں سے برسر پیکار رہیں۔ یہاں تک کہ جس غرض کے لئے تیرے دوست اٹھے ہیں وہ غرض حاصل ہو۔ اور اسکے راستہ میں روکاوٹ پیدا کرنے والے ناکام ہوں۔

دوست اور دشمن کا پہچاننا بعض وقت مشکل ہوتا ہے مگر وہ وحی جلی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر دوست و دشمن کے بارہ میں نازل ہوئی۔ وہ اپنی وضاحت اور عظمت میں ایسے بینات میں سے ہے کہ کوئی اندھا ہی ہوگا جسے اس بین وحی کے ذریعہ سے نظر نہ آئے کہ اولیاء اللہ کون ہیں اور اعداء اللہ کون۔ اور کون لوگ خدا تعالےٰ کی مشیت ازلی پورا کرنے میں مشغول ہیں۔ اور کون اس میں رخنہ انداز۔ کور مغز انسان کے لئے تو حق اپنے بیسیوں چمکتے ہوئے نشانات کے باوجود مشتبہ اور دھندلا ہو جاتا ہے۔

بمقام ہوشیار پور جنوری ۱۸۸۶ء میں چالیس رات ودن سوز وگداز اور غایت درجہ کرب والم میں دعائیں کرنے والے ایک بے قرار انسان کو (جس نے بعد میں مسیح موعود کے لقب سے شہرت پائی) ایک بیٹے کی بشارت دی گئی تھی۔ اللہ تعالےٰ نے اسے اپنی وحی سے مخاطب فرمایا اور کہا۔

"میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت میں سے ایک شخص کو کھڑا کروں گا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا۔ اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا۔ اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے ایک دوسرا بشیر تجھے دیا جائے گا جس کا نام محمود ہوگا۔ وہ اولوالعزم ہوگا وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا وہ تیری ہی نسل سے ہوگا۔ یخلق اللہ ما یشاء وہ قادر ہے جس طرح چاہتا پیدا کرتا ہے۔"

اور ایک پسر موعود کی پیدائش کی علامتیں اس کی ذاتی صفات اور اس کے ہاتھ سے سرانجام پانے والے کاموں کے متعلق قبل از وقت تفصیل کے ساتھ غیب کی خبریں دی گئیں ہیں جو خلاصۃً حسب ذیل ہیں:-

پسر موعود کی پیدائش کے متعلق علامتیں

(۱) بتایا گیا کہ موعود بیٹا بشیر اول کے بعد پیدا ہوگا۔ بشیر اول کا آنا بطور مہمان کے تھا۔

(۲) بشیر اول کے بعد پیدا ہونے والے بیٹے کا نام بشیر ثانی اور محمود ہوگا۔ چنانچہ یہی نام پسر موعود کا رکھا گیا۔

(۳) پسر موعود لمبی عمر پانے والا ہوگا۔

(۴) یہ بیٹا آپ کا خلیفہ اور جانشین ہوگا

(۵) اس کے زمانے میں زلزلوں کے متعلق عظیم الشان پیشگوئی پوری ہوگی فرمایا۔ "ضروری ہے کہ یہ پیشگوئی اس وقت تک رکی رہے جب تک وہ پیدا ہو جائے۔ موعودہ زلزلہ کی گھڑی قائم ہونے تک اس کی والدہ بھی زندہ ہوگی۔

(۶) یہ پسر موعود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا نشان ہوگا۔

(۷) یہ پسر موعود نو برس کی مدت کے اندر پیدا ہوگا۔ (اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء)

پسر موعود کی ذاتی صفات

(۱) یہ پسر موعود فرزند ارجمند گرامی صفات ہوگا۔

(۲) یہ فرزند ارجمند سخت ذہین وفہیم ہوگا

(۳) یہ فرزند ارجمند دل کا حلیم ہوگا۔

(۴) یہ فرزند ارجمند علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔

(۵) یہ فرزند ارجمند جلد جلد بڑھے گا۔

(۶) یہ فرزند ارجمند حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔

(۷) یہ فرزند ارجمند پاک و زکی ہوگا۔

(۸) یہ فرزند ارجمند صاحب دولت اور بلند اقبال ہوگا۔

(۹) یہ فرزند ارجمند صاحب شکوہ و عظمت ہوگا۔

(۱۰) یہ فرزند مسیحی نفس ہوگا (یعنے اپنے انفاس قدسیہ سے مردہ دلوں میں زندگی کی روح پھونکنے والا ہوگا)

(۱۱) یہ فرزند ارجمند یوسف ثانی ہوگا۔ (یعنی یوسف کی طرح حاسدوں کی طرف سے اس پر الزام لگایا جائے گا)

(۱۲) یہ فرزند ارجمند قوی الطاقتین ہوگا (یعنے اس کی ذہنی اور روحانی قوتیں غیر معمولی ہوں گی)

(۱۳) یہ فرزند ارجمند صاحب الہام و کشف ہوگا۔ اور خدا تعالےٰ کی خوشنودی کے عطر سے ممسوح کیا جائے گا۔

(۱۴) یہ فرزند ارجمند اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا (بوقت تقسیم ہند آپ کی ثابت قدمی اور ربوہ کی آبادی اس پر شاہد ناطق ہیں)

(۱۵) یہ فرزند ارجمند تین کو چار کرنے والا ہوگا (پسر موعود کی پیدائش سے قبل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تین بیٹے تھے۔ مرزا سلطان احمد۔ مرزا فضل احمد بشیر اول۔ آپ نے اپنے وجود کے ساتھ تین کو چار کر دیا۔ (۲) اسی طرح آپ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تین لڑکے پیدا ہوئے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور مبارک احمد۔ گویا دونوں جہتوں سے آپ تین کو چار کرنے والے ہیں۔)

(۱۷) یہ فرزند ارجمند فتح وظفر کی کلید ہوگا

(۱۸) یہ فرزند ارجمند خدا تعالےٰ کی قدرت اور اس کے فضل کا نشان ہوگا۔

اس مبارک وجود سے مندرجہ ذیل کام سرانجام پائیں گے۔

(۱) وہ بہت ہی مبارک وجود ہوگا اور مومنوں کا نگران ہوگا۔

(۲) اس مبارک وجود کے ہاتھوں سے جماعت کی تنظیم مکمل ہوگی (آپ نے اس کا نام محمود کا مسجد کی دیوار پر لکھا پایا مسجد سے مراد جماعت ہوتی ہے)

(۳) اس مبارک وجود کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا۔ اور زمین کے کناروں تک تبلیغ ہوگی۔

(۴) اس مبارک وجود کے ذریعہ سے دین اسلام کا شرف دنیا پر ظاہر ہوگا۔

(۵) اس مبارک وجود کے ذریعہ سے کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر ہوگا۔ (تفسیر کبیر پڑھ کر خود فیصلہ کرلیں)

(۶) اس مبارک وجود کے ذریعہ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور عظمت ظاہر ہوگی۔

(۷) وہ مبارک وجود نور اور روشنی ہوگا اور زمین والوں کی راہ سیدھی کرے گا (مشکل سے مشکل مسائل وغیرہ پر آپ کی تقریر اور تحریر پڑھ کر خود فیصلہ کرلیں۔ کہ پیچیدہ مسائل کس خوبی سے حل کئے گئے ہیں)

(۸) وہ مبارک وجود ان کو جو شبہات کی زنجیروں میں مقید ہیں رہائی دے گا۔

(۹) وہ مبارک وجود ان اعتراضات وشکوک کا مسکت جواب دینے والا ہوگا

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ ۱۹۵۶ء

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸ دسمبر ۱۹۵۶ء بروز بدھ۔ جمعرات۔ جمعہ ہو رہا ہے۔ اس مبارک اجتماع کے موقعہ پر قرآن کریم کے حقائق ومعارف اور اہم اسلامی مضامین حالات حاضرہ سے متعلق لیکچر زبیان ہوتے ہیں اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور دیگر بزرگان جماعت کی زیارت اور ملاقات نصیب ہوتی ہے۔ نیز جماعت احمدیہ کا نیا مرکز ربوہ جو خود اپنی ذات میں ایک بڑا نشان ہے قابل دید ہے علاوہ ازیں جو احباب احقاق حق اور مسائل کی تحقیق کی غرض رکھتے ہیں جلسہ سالانہ میں شمولیت کی وجہ سے ان پر سب حقیقت واضح ہو سکتی ہے۔

. . . . . .

. . . کیونکہ کئی باتیں خلاف واقعہ جو وہ باہر سنتے ہیں مرکز میں آکر خود اپنے مشاہدے سے علی وجہ البصیرت فیصلہ کر سکتے ہیں۔ پس احباب جماعت خود بھی تشریف لائیں اور دوسرے معزز احباب کو بھی ساتھ لائیں ونعم ما قیل ؎

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

(ناظر اصلاح وارشاد)

جو سلسلہ پر وارد کئے جائیں گے

۱۰۔ وہ مبارک وجود دشمنانِ دین کے لئے رعد کا کام دے گا۔

۱۱۔ وہ مبارک وجود مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماری سے شفا دے گا۔

۱۲۔ وہ مبارک وجود اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ (اہل کشمیر اسیران ظلم و استبداد۔ اور اسیران قید و بند کی رستگاری اس کی دعا اور جدوجہد سے ہوئی۔)

۱۳۔ اس مبارک وجود سے زمین برکت پائیگی

۱۴۔ وہ مبارک وجود زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔

۱۵۔ وہ مبارک وجود اپنے فرضِ منصبی کو پورا کرنے کے بعد اپنے نفسی نقطہ آسمان پر اٹھایا جائے گا۔ وکان امراً مقضیاً

یہ اکتالیس نشانات ہیں جو نشانِ رحمت کے بشارت دینے والے حصہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اسی "نشانِ رحمت" کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مخالف اور منکر لوگوں کو وحی الٰہی کی بنا پر مخاطب کرتے ہوئے یوں فرمایا کہ:-

اے منکرو اور حق کے مخالفو۔
اگر تم میرے بندے کی نسبت شک
میں ہو اگر تمہیں اس فضل و
احسان سے کچھ انکار ہے جو
ہم نے اپنے بندے پر کیا۔ تو
ان نشانات رحمت کی مانند تم
بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان
پیش کرو اگر تم سچے ہو"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

مذکورہ بالا نشانات اکثر پورے ہو چکے اور ہو رہے ہیں۔ اور ان کے ذریعے سے آسانی سے علم ہو سکتا ہے۔ کہ اولیاء اللہ کی صف میں کون ہے۔ جس کے مبارک ہاتھوں سے حق ترقی کر رہا ہے۔ اور کون ہے جو عدو اللہ ہے اور اس کے رستے میں رخنہ انداز بننا چاہتا ہے۔ ان چمکتے ہوئے روشن نشانات کے ذریعہ سے ہماری شاہراہ بالکل واضح کر دی گئی ہے۔ اور ہمیں یہ سمجھنا قطعاً مشکل نہیں کہ اولیاء اللہ کی جماعت کے لئے مشیت ایزدی نے کیا غرض و غایت مقرر فرمائی ہے۔ اور اس کے لئے کیا داغ بیل ڈالی گئی ہے اور دوست و دشمن کے درمیان فرق کرتے ہوئے اپنے آقائے نامدار محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک الفاظ میں ہی اللھم سلماً لاولیاءک وحرباً لاعدائک کی دعا اور اقرار کرتے ہوئے صف وحدت کی قطار میں منسلک ہو کر آگے ہی آگے بڑھتے

چلے جانا آسان ہے۔ ان روشن نشانات کی موجودگی میں دوست و دشمن کا پہچاننا مشکل نہیں۔ مومن جسے بوقت وضو دایاں پاؤں دھوتے وقت یہ دعا سکھلائی گئی ہے

اللھم ثبت قدمی علی صراطک المستقیم مع اقدام المومنین

کہ الٰہی میرے قدم اپنے صراط مستقیم پر مضبوط رکھیو۔ مومنوں کے قدم بقدم وہ مومن جسے بوقت وضو بایاں پاؤں دھوتے وقت دعا سکھائی گئی۔

انی اعوذبک ان تزل قدمای
یوم تزل اقدام المنافقین

(الٰہی میں تیری پناہ لیتا ہوں کہ منافقوں کے قدم پھسلتے وقت میرے قدم پھسلیں) ایسے مومن کے قدم جو اپنے خدا سے مدد مانگتا اور اس کی پناہ میں آتا ہے۔ کبھی ڈگمگاتے نہیں۔ وہ ہمیشہ ثابت قدم رہتا ہے۔ وحی الٰہی چمکتا ہوا نور اس کی شاہراہ کو اس کے لئے ہمیشہ روشن رکھتا ہے۔ اور وہ مقدس غرض و غایت اس کی نظر بینا اور بصیرت حق شناس سے کبھی اوجھل نہیں رہ سکتی۔ ہاں وہ جو دیکھنے کے بعد اندھے ہوتے یا مادرزاد اندھے ہیں۔ جن کا دل کوڑھ کی بیماری میں مبتلا ہے سوائے تاریکی اور ٹھوکروں کے ان کے نصیب کچھ نہیں۔ (باقی)

اعانت الفضل

۱۔ محمد عمر صاحب دہرہ کراچی نے لڑکی کی ولادت کی خوشی میں مبلغ تین روپے بطور اعانت الفضل بھجوائے ہیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود بچی کی عمر دراز کرے اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے آمین

۲۔ عبد الرحمٰن صاحب سیالکوٹی ابن میاں فضل کریم صاحب مالوکے بھگت ضلع سیالکوٹ حال لاہور نے علالت سے صحت یابی پر مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل بھجوائے ہیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں تندرست رکھے اور بڑھ چڑھ کر سلسلہ کی خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (مینیجر الفضل)

درخواست دعا

میری ہمشیرہ امۃ الرشید بیگم اہلیہ لئیق احمد صاحب نیروبی (مشرقی افریقہ) کے ہاں ۲ نومبر کو لڑکا پیدا ہوا۔ جو چند گھنٹے زندہ رہ کر فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ نعم البدل عطا فرمائے۔ اور ہمشیرہ کو صبر صحت و سلامتی بخشے۔

(حفیظہ بھٹی احمد گرلز کالج راولپنڈی)

یہ خاکسار بھی ہے تیرے جاں نثاروں میں

سکونِ قلبِ حزیں کا پیام۔ تم ہی تو ہو
کہ اس دیار میں دار السلام۔ تم ہی تو ہو

پیامِ زیست ہو تم ہی تو بزمِ ہستی میں
کہ اک مسیحِ نفس کے غلام۔ تم ہی تو ہو

تمہی پیمبرِ امن و اماں ہو دنیا میں
فرشتے پڑھتے ہیں جس پر سلام۔ تم ہی تو ہو

خدا کے فضل کے سائے میں جلد جلد بڑھو
خدا کے فضل سے وہ تیز گام۔ تم ہی تو ہو

خدا نے خود کہا جس کو۔ کہ نور آتا ہے
خدا گواہ۔ وہ ماہِ تمام۔ تم ہی تو ہو

یقیں ہے مجھ کو۔ کہ تاریخ احمدیت میں
رہے گا جس کا۔ کہ ذکرِ مدام۔ تم ہی تو ہو

تمہی تو ہو۔ کہ خلافت کرے گی جس پہ ناز
خدا گواہ۔ کہ روحِ نظام۔ تم ہی تو ہو

تمہاری بات۔ کلام الامام ہے لاریب
کلام جس کا امام الکلام۔ تم ہی تو ہو

لوائے تو بنۂ ہر سعید۔ اے محمود
ندائے فتحِ مبین جسکے نام۔ تم ہی تو ہو

حضور! آپ ہیں ابنائے فارس کے مصداق
دعائیں دیں جسے ابدالِ شام۔ تم ہی تو ہو

یہ نامراد۔ یہ عقل و خرد سے بیگانے
بھٹک رہے ہیں بغاوت کے خارزاروں میں

یہ ناشناسِ رہ و رسمِ الفتِ محبوب
کبھی نہیں تھے تمہارے وفا شعاروں میں

مجھے یقیں ہے کہ اک روز خود یہ الجھیں گے
منافقت کے انہی خاردار تاروں میں

پیامی مستری۔ مصری کے قافلے پہلے
بھٹک چکے ہیں کبھی انہی رہ گزاروں میں

خدا گواہ کہ ہم صبح و شام دیکھتے ہیں
خدائے زندہ کی قدرت ترے اشاروں میں

یہ ہم نے بارہا دیکھا۔ کہ کارواں اپنا
گھرا ہے جب بھی عداوت کے خلفشاروں میں

خدا کے فضل سے اس کو نکال لایا تو
سکون و امن کے پُرکیف خلد زاروں میں

مرے مظفر و منصور۔ تجھ پہ لاکھ سلام
یہ خاکسار بھی ہے تیرے جاں نثاروں میں

محمود احمد منشی فاضل
[illegible]

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ میں اب بہت تھوڑا وقت باقی رہ گیا ہے اجناس وغیرہ کی خرید کے لئے رقم کا پیشگی مہیا ہونا ازبس ضروری ہے۔ لہٰذا سیکرٹریان مال مہربانی کر کے پوری کوشش فرمائیں کہ چندہ جلسہ سالانہ جلد سے جلد وصول ہو کر داخل خزانہ ہو جائے۔

(ناظر بیت المال)

ذات پات کی تفریق اور اسلام

(از مکرم قاضی علی محمدؐ صاحب خطیب جامع مسجد احمدیہ سیالکوٹ)

حال ہی میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب کو توجہ دلائی ہے۔ کہ وہ ذات پات کی تفریق ختم کردیں۔

دراصل قومی امتیاز اور ذات پات کی تفریق کے متکبرانہ جذبہ کو اسلام اور بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جس رنگ میں بیخ و بن سے اکھاڑا ہے۔ اس سے بڑھ کر ممکن نہیں۔ اور نہ دنیا کے کسی مذہب میں اس کی مثال ملتی ہے۔ مگر بدقسمتی سے خود اسلام کا دعویٰ کرنے والے مسلمان ہی ایک کثیر تعداد میں اس مرض میں مبتلا نظر آتے ہیں۔ بلکہ یہ مرض یہاں تک ترقی کر گیا ہے۔ کہ باہم رشتہ ناطہ تک لینا دینا ترک ہو گیا ہے اور بعض خاندانوں میں تو اس کے متعلق اتنی گہری چھان بین کی جاتی ہے۔ گویا اسلام میں نجات کا یہی ایک رکنِ عظیم ہے۔ حالانکہ یہ خیال اسلام کی تعلیم کے سراسر خلاف ہے۔

قومی امتیاز اور قرآن مجید

اسلام میں ذات پات کی تفریق کو مٹانے کے لئے یہ تعلیم دی گئی ہے۔ یا ایھا النّاس انا خلقنٰکم من ذکرٍ و انثٰی وجعلنٰکم شعوبًا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللّٰہ اتقاکم (الحجرات) اے لوگو! ہم نے تم کو مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے۔ اور تمہارے قبیلے اور خاندان اس لئے بنائے ہیں۔ کہ ایک دوسرے کی شناخت کرسکو۔ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے زیادہ عزت والا وہی ہے۔ جو زیادہ متقی ہے — اس آیت کریمہ میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔ کہ اسلام میں تعظیم وتکریم کا معیار ذات پات نہیں۔ بلکہ تقویٰ ہے۔ سیّد مغل۔ پٹھان اور راجپوت وغیرہ قبیلوں اور خاندانوں کے نام ہیں۔ اور صرف باہمی تعارف کا ذریعہ ہیں۔ ورنہ خدا تعالیٰ کے ہاں ان ناموں کی کوئی قدر ومنزلت نہیں۔ اس کے ہاں وہی معزز ہے۔ جو متقی اور خدا ترس ہے

اسلام کا یہ زریں اصول یعنی انّ اکرمکم عند اللّٰہ اتقاکم ایک ایسی مضبوط اخوت کی بنیاد رکھتا ہے۔ کہ جس کا مقابلہ دنیا کا کوئی مذہب نہیں کرسکتا۔ مگر آہ! کہ خود مسلمانوں کے ہاں یہ مقدس اصول بے قدر ہو کر رہ گیا ہے۔ اور اس جہالت میں دوبارہ مبتلا ہو گئے ہیں۔ جس سے قرآن مجید نے آج سے چودہ سو سال پہلے نکالا تھا۔ اسلام سے قبل عزّت کا معیار دولت۔ طاقت اور نسلی برتری کو سمجھا جاتا تھا۔ لیکن قرآن کریم نے آکر اس معیار کو یکسر مٹا دیا۔ اور اسکی بجائے تقویٰ کو معیارِ عزّت ٹھہرایا۔ اور اسلام میں صرف وہی لوگ باعزّت سمجھے جانے لگے۔ جو تقویٰ شعار تھے۔ آج اس مفید ترین اصول کو نظر انداز کرنے سے اخوتِ اسلامی کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ کاش کہ مسلمان قرآن کریم کی اس پاکیزہ اور مفید ترین تعلیم کی طرف رجوع کریں۔

نسلی برتری اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سیّد و مولیٰ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی اپنی ساری زندگی میں ذات پات کی تمیز کو توڑنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں فرمایا۔ اپنی قوتِ قدسیہ کی برکت سے ایک ملک کے ملک کو جاہلیت کی بدرسومات اور نا روا جکڑ بندیوں سے ایک قلیل عرصہ میں آزاد کرا دیا۔ اور دنیا کا معلّم بنا دیا۔ نیز آپ نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں حجۃ الوداع کے موقعہ پر مسلمانوں کے اجتماع عظیم میں ایک معرکۃ الآراء خطبہ ارشاد فرمایا۔ جس سے صحابہ کرامؓ بے حد متاثر ہوئے۔ جس کا ایک حصہ یہ ہے۔ یا ایھا الناس الآ انّ ربّکم واحدٌ لا فضل لعربیٍّ علٰی عجمی ولا لعجمی علٰی عربیٍ ولا لاحمر علٰی اسود ولا لاسودٍ علٰی احمرٍ الا بالتقویٰ ان اکرمکم عند اللّٰہ اتقاکم (بیہقی) اے لوگو! سن لو۔ تم سب کا ایک ہی رب ہے۔ آج کسی عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت نہیں۔ اور نہ کسی گورے کو کالے پر اور نہ کالے کو گورے پر کوئی فضیلت ہے۔ سوائے تقویٰ کے۔ کیونکہ تم میں سے اللہ کے نزدیک وہی زیادہ مکرم ہے۔ جو زیادہ متقی ہے۔ اس آیت کی شانِ نزول میں یہ بھی آیا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک دفعہ بنی بیاضہ کے لوگوں کو فرمایا۔ کہ ابو ھند (غلام کا نام) کے ساتھ اپنی کسی لڑکی کا نکاح کردیں۔ انہوں نے جواب دیا۔ یا رسول اللہؐ! کیا ہم غلاموں کو اپنی لڑکیاں دیں؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ان اکرمکم عند اللّٰہ اتقاکم۔ پس آنحضرتؐ کے اسوۂ حسنہ سے بھی ثابت ہے کہ عزت تقویٰ سے ہے نہ کہ ذات پات سے۔

حضرت زینبؓ کے نکاح پر قومی تفریق کا قلع قمع

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی پھوپھی زاد حضرت زینبؓ جیسی عالی نسب خاتون کا نکاح اپنے ہاتھ سے ایک آزاد کردہ غلام زیدؓ کے ساتھ کیا۔ اور قومی تفریق کی جڑ کاٹی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد پر حضرت زینبؓ اور ان کے بھائی نے نکاح کے معاملہ میں کچھ پس وپیش کیا۔ تو فورًا جناب الٰہی کی یہ تنبیہہ آگئی۔ ما کان لمومن ولا مومنۃ اذا قضی اللّٰہ ورسولہ امرًا ان یکون لھم الخیرۃ من امرھم (الاحزاب) کسی مومن مرد اور مومنہ عورت کے لئے مناسب نہیں۔ کہ جب اللہ اور اس کا رسولؐ کسی امر کا فیصلہ کردیں۔ تو پھر بھی اپنے معاملہ میں ان کا کوئی اختیار باقی ہو۔ حکم الٰہی کا سننا تھا۔ کہ بہن بھائی دونوں خاموش ہو گئے۔ اور حضرت زینبؓ نکاح کے لئے راضی ہو گئیں۔ اس واقعہ سے جہاں قومی امتیاز کا قلع قمع ثابت ہوتا ہے۔ وہاں یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ صحابہؓ کرام کس طرح قرآنی احکام کے سامنے گردنیں جھکا دیتے تھے۔ یا اب ہمارا زمانہ ہے۔ کہ اسی قرآن کے جملہ احکام وراء ظھورھم کے مصداق پڑے ہیں۔ الا ما شاء اللہ

قومی فضیلت کا سوال اور حضرت مسیح موعودؑ

حضرت امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنے آقائے نامدارؐ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے قومی تفریقات کو مٹانے میں کوئی کم کوشش نہیں فرمائی۔ خود اپنا نکاح غیر خاندان میں کیا۔ اپنی اولاد کے نکاح اپنے ہاتھ سے غیر خاندانوں میں کئے۔ اور اس تفریق کی سخت مذمت کی۔ جو قومیت کے سوال نے پیدا کر رکھی ہے۔ بلکہ قومی امتیاز کے برقرار رکھنے والوں کو الفاظ ذیل میں متنبہ فرمایا۔

"ہماری قوم میں یہ بھی ایک بدرسم ہے۔ کہ دوسری قوم کو لڑکی دینا بھی پسند نہیں کرتے۔ بلکہ حتی الوسع لینا بھی پسند نہیں کرتے۔ یہ سراسر تکبر اور نخوت کا طریقہ ہے۔ جو احکام شریعت کے بالکل خلاف ہے۔ بنی آدم سب خدا کے بندے ہیں۔ رشتہ ناطہ میں یہ بات دیکھنا چاہیئے۔ کہ جس سے نکاح کیا جاتا ہے۔ کہ وہ نیک بخت اور نیک وضع کا آدمی ہے۔ اور کسی آفت میں تو مبتلا نہیں ہے۔ جو موجب فتنہ نہ ہو۔ اور یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اسلام میں قوموں کا کچھ بھی لحاظ نہیں۔"

(فتاویٰ مسیح موعودؑ صفحہ ۱۷۵)

جو دوست اس قومی امتیاز کو قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ ان کو ان الفاظ سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔

غیر کفو میں رشتہ کرنا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ایک سوال پیش ہؤا۔ کہ ایک احمدی اپنی لڑکی غیر کفو کے احمدی کے ہاں دینا چاہتا ہے۔ حالانکہ کفو میں رشتہ موجود ہے۔ اس کے متعلق حضور کا کیا حکم ہے؟

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ اگر حسب مراد رشتہ ہے تو اپنے کفو میں کرنا بہ نسبت غیر کفو کے بہتر ہے۔ لیکن یہ ایسا امر نہیں ہے۔ کہ بطور فرض کے ہو۔ ہر ایک شخص ایسے معاملات میں اپنی مصلحت اور اپنی اولاد کی بہتری کو خوب سمجھ سکتا ہے اگر کفو میں کسی کو اس لائق نہیں دیکھتا۔ تو دوسری جگہ دینے میں کوئی حرج نہیں۔ ایسے شخص کو مجبور کرنا کہ وہ بہرحال اپنے کفو میں لڑکی دیوے۔ جائز نہیں"

(فتاویٰ مسیح موعودؑ ص۱۷۹)

سیّد وغیر سیّد کا باہمی رشتہ

بالعموم احمدی ساداتِ کرام کے ہاں بھی یہ رسم ہے۔ کہ نہ وہ دوسری قوم کو لڑکی دینا پسند کرتے ہیں۔ اور نہ حتیّ الوسع لینا چاہتے ہیں۔ اور اسی خاندانی پابندی کی وجہ سے وہ بھی رشتہ ناطہ کی مشکلات سے دوچار نظر آتے ہیں۔ میں ان کی خدمت میں بھی نیازمندانہ درخواست کروں گا۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاداتِ ذیل سے استفادہ کریں۔

ایک شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سوال کیا۔ کہ غیر سیّد کو سیدزادی سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

حضورؑ نے جوابًا فرمایا۔ "اللہ تعالیٰ نے نکاح کے واسطے جو محرمات (حرام رشتے) بیان کئے ہیں۔ ان میں یہ کہیں نہیں لکھا۔ کہ مومن کے واسطے سیدزادی حرام ہے۔ علاوہ ازیں نکاح کے واسطے طیبات (نیک عورتیں) کو تلاش کرنا چاہیئے۔ اور اسی لحاظ سے سیدزادی کا نکاح بشرطیکہ تقویٰ وطہارت کے لوازمات اس میں ہوں۔ افضل ہے۔"

(فتاویٰ مسیح موعودؑ ص۱۷۸)

(باقی صفحہ ۷ پر)

دعائے مغفرت:۔ میری بہو عزیزہ عفیفہ خانم بوجہ پیدائش بچہ مورخہ ۲۷ر اکتوبر ۵۶ء انتقال کر گئی تھی۔ افسوس کہ نومولود بھی جو اپنی ماں کی ایک ہی نشانی تھا۔ ۸ روز زندہ رہ کر مورخہ ۱۱/۵۶ء کو ہمیں داغِ مفارقت دے گیا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بزرگانِ سلسلہ اور درویشانِ قادیان سے درخواست ہے۔ کہ مرحومین کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔
خاکسار عبدالحمید عارف اختر منزل گڑھی شاہو لاہور

پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ

مجلس شوریٰ ۱۹۵۶ء میں یہ فیصلہ ہوا تھا۔

اوّل - تمام نمائندگان مجلس مشاورت ۱۹۵۶ء پنجسالہ سکیم تعلیمی قرضہ میں ضرور حصہ لیں۔

دوم - ہر امیر ضلع پر اس امر کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے ضلع میں سے آئندہ سال سو افراد اس سکیم میں شامل کرے جو پانچ پانچ روپے ماہوار حسب سکیم پنج سالہ قرضہ تعلیمی بمد سکیم مرکز میں جمع کروائیں۔

اگر کسی ضلع میں شامل ہونے والے افراد کی تعداد کم و بیش ہو تو اسی نسبت سے کمی بیشی کر کے شمولیت اختیار کی جائے۔

نمائندگان مجلس شوریٰ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس سکیم میں حسب حیثیت شامل ہوں اور رقم بھجوائیں اور نظارت کو اطلاع دیں۔

امراء صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے ضلع میں سے حسب فیصلہ شوریٰ مقررہ تعداد احباب کو سکیم میں شامل کرنے کے لئے کوشش فرمائیں اور جلد از جلد اس سکیم کو کامیاب بنا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ سکیم کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

خلاصہ سکیم

جماعت کا ہر پیشہ کا فرد مرد ہو یا عورت اس میں حصہ لے سکتا ہے جو کم از کم ایک روپیہ ماہوار یا چھ روپیہ ششماہی بمد سکیم مرکز میں بھیجے۔ ہر نئے سال قسط گھٹایا یا بڑھایا جا سکتا ہے۔ اس کی سالانہ جمع شدہ رقم کی اطلاع مرکز سے جاری ہو کر ہر ایک ممبر کو دی جائے گی۔ ہر سال جمع شدہ رقم کا ۴/۵ وظائف پر خرچ ہوگا۔ باقی ۱/۵ کو تجارت پر لگا کر بڑھانے کا اختیار صدر انجمن احمدیہ کو ہوگا۔ کسی ممبر کو پہلے پانچ سال کے دوران میں اپنی جمع شدہ رقم کا کوئی حصہ واپس طلب کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ چھٹے سال ۱/۵ حصہ واپس ملے گا۔ ساتویں سال ۲/۵ اور علیٰ ہذا القیاس دسویں سال ساری رقم یا بقایا۔

سکیم کے مندرجہ ذیل حصے ہوں گے اوّل زمیندارہ قرضہ تعلیم۔ دوم اہل حرفہ کا۔ سوم ملازمین کا۔ چہارم مستورات کا اور پنجم مختص بالذات۔ اوّل۔ دوم۔ سوم کا یونٹ صوبہ ہوگا مستورات کی طرف سے آمدہ مستورات پر ہی اسی صوبہ میں خرچ ہوگی اور جو احباب پچاس روپے ماہوار پانچ سال تک جمع کرائیں گے ان کی رقم سے جاری شدہ وظیفہ ان کے نام پر ہوگا اور مختص بالذات کہلائے گا۔ یہ وظائف میٹرک کے بعد کی تعلیم کے لئے جاری ہوں گے۔ ممبران بطور قرضہ دیں گے۔ ان کی رقم پراویڈنٹ فنڈ کے طریق پر جمع ہوتی رہے گی اور وظائف لینے والے طلباء حسب قواعد نظارت تعلیم سے بطور قرضہ حسنہ وظائف لیں گے۔

آپ ازراہ کرم سکیم میں خود بھی حصہ لیں اور دیگر احباب کو بھی حصہ لینے کی تحریک فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ یہ صدقہ جاریہ ہے۔ رقم ماہ بماہ چندہ کے ساتھ پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ ارسال فرمایا کریں۔

ناظر تعلیم ربوہ

تعلیم الاسلام ہائی سکول اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا اجلاس

ایسوسی ایشن کے گذشتہ جنرل اجلاس میں فیصلہ ہوا تھا کہ مجلس منتظمہ ایسوسی ایشن کے قواعد و ضوابط تیار کر کے نومبر کی کسی تاریخ کو جنرل اجلاس میں پیش کر کے اس کی منظوری حاصل کرے اور اس کے ساتھ ہی آئندہ سال کے لئے مستقل عہدیدار منتخب کر لئے جائیں۔ چنانچہ اب فیصلہ کیا گیا ہے۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا آئندہ اجلاس معاً بعد نماز جمعہ ۳۰ نومبر ۱۹۵۶ء کو منعقد کیا جائے۔ اس لئے جملہ اولڈ بوائز کی خدمت میں جو ممبرشپ کا ایک روپیہ چندہ ادا کر کے ایسوسی ایشن کے باقاعدہ ممبر بن چکے ہیں یا بن جائیں۔ درخواست ہے کہ وہ مذکورہ اجلاس میں شامل ہو کر ممنون فرمائیں۔

سیکرٹری تعلیم الاسلام ہائی سکول اولڈ بوائز ایسوسی ایشن

اعلان دارالقضاء

سیدہ منعم الحسن صاحب ربوہ کی ایک درخواست کے سلسلہ میں چوہدری حاکم الدین صاحب ککھور منڈی گوجرانوالہ کو رجسٹری بھیجی گئی تھی۔ بوجہ عدم پتہ واپس آگئی ہے۔ چوہدری صاحب موصوف اپنا مکمل ایڈریس برائے خط و کتابت ایک ہفتہ تک بھیج دیں تاکہ ان کو چٹھی بھیجی جا سکے۔

ناظم دارالقضاء ربوہ

جماعت کے ہر فرد سے تحریک جدید کا وعدہ لیا جائے

تحریک جدید کے مالی جہاد دفتر دوم میں شامل ہونے کے لئے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات حسب ذیل ہیں۔ فرمایا:-

(۱) "اب دوست صرف یہ نہ کریں کہ جو لوگ اس میں حصہ لیتے ہیں ان سے وعدے لے کر بھجوا دیئے جائیں بلکہ ہر بالغ احمدی کو تحریک جدید میں شامل کریں بلکہ نابالغ بچوں کو اپنے ساتھ تحریک جدید میں شامل کر سکتے ہیں تا انہیں احساس ہو کہ انہوں نے بڑے ہو کر اسلام کی اشاعت میں حصہ لینا ہے۔ اے عزیزو! تم احمدیوں میں سے کوئی احمدی ایسا نہیں ہونا چاہئے جو اس تحریک میں شامل نہ ہو اور کوئی ایسا نہیں ہونا چاہئے جو وعدہ کر کے کمزوری دکھائے۔"

(۲) "پس تمام لوگوں کا فرض ہے کہ وہ اپنی حیثیت کے مطابق حصہ لیں۔ اسی حکمت کے ماتحت دفتر دوم قائم کیا گیا ہے۔"

(۳) "یہ بھی ایک قسم کا وقف ہے جس میں ہر شخص یہ اقرار کرتا ہے کہ میری جان اور میرا مال اسلام کے لئے حاضر ہے۔"

(۴) "پس اپنی توفیق کے مطابق ہر شخص کو اس میں حصہ لینا چاہئے۔ چندے کی شرح میں بھی رعایت کر دیتا ہوں۔ آئندہ دفتر دوم کا کم از کم وعدہ ماہوار آمد کے ۲۰ فیصدی کے برابر کیا جا سکتا ہے۔ لیکن پانچ روپے سے کم کوئی وعدہ نہیں ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ اور اس مہم میں آپ کو کامیاب کرے۔"

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

ضلع ڈیرہ غازیخان کی جماعتوں کے لئے ضروری اطلاع

تنظیم انصار ضلع کے ماتحت ضلع ڈیرہ غازیخان کے لئے مندرجہ ذیل زعیم و نائب زعماء انصار ضلع کا تقرر منظور کیا گیا ہے۔

(۱) زعیم انصار ضلع :- مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر فاضل (کلدیہ مرچنٹ بلاک نمبر ۶) ڈیرہ غازیخان

(۲) نائب زعیم انصار ضلع حصہ شمال :- سردار حفیظ الرحمٰن صاحب ساکن بستی بورچنگی ضلع 〃

(۳) نائب زعیم انصار ضلع حصہ جنوبی :- مولوی عبدالقدوس صاحب ساکن بستی رنداں 〃

احباب جماعت ضلع ڈیرہ غازیخان سے درخواست ہے کہ ان ہر سہ عہدیداران کی فرائض کی سرانجام دہی میں ان کے ساتھ تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

نوٹ:- یہ ضلع تقریباً تین سو میل تک لمبا چلا گیا ہے۔ اس لئے اس ضلع میں بجائے ایک نائب زعیم انصار ضلع کے دو شمالی و جنوبی حصوں کے لئے علیحدہ علیحدہ مقرر کئے گئے ہیں تا تنظیم انصار کا کام اس ضلع میں باقاعدگی سے ہو سکے۔

نائب صدر مرکزیہ مجلس انصار اللہ ربوہ

پتہ جات مطلوب ہیں

مندرجہ ذیل موصی احباب کا موجودہ پتہ مطلوب ہے۔ اگر کوئی صاحب ان کے موجودہ پتہ کا علم رکھتے ہوں یا وہ خود اس اعلان کو پڑھیں تو وہ اپنے موجودہ ایڈریس سے دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔

نام	وصیت نمبر	ولدیت	سابقہ سکونت
احمد الدین صاحب	۱۲۶۴۹	محمد بخش صاحب	سکنہ سمرا کہیڑہ ڈاکخانہ بودھراں ضلع ملتان
میاں محمد صاحب	۱۲۶۲۸	امام الدین صاحب	بھلو کے کلاں ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

188

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۴۱۵۹ میں مسماۃ رانی زوجہ چوہدری محمد یعقوب قوم گوجر پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۲۷ گ ب سنتوکھ گڑھ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷/۳/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حق مہر مبلغ یکصد روپیہ جو کہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ زیور طلائی کوکا وزنی ایک ماشہ قیمت آٹھ روپے۔ کل میزان ایک صد آٹھ روپے۔ میں اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز میرے مرنے کے وقت جو جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۳ حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ:۔ نشان انگوٹھا: مسماۃ رانی زوجہ چوہدری محمد یعقوب گوجر۔

گواہ شد:۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

گواہ شد:۔ محمد یعقوب خاوند موصیہ

نمبر ۱۴۴۵۳:۔ میں صدیقہ ناصرہ زوجہ شیخ عبد اللطیف قریشی قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن شکارپور ڈاکخانہ خاص ضلع سکھر صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸/۹/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حق مہر ایک ہزار روپیہ جو بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ زیور طلائی وزنی ۱۲ تولے قیمت ۱۳۰۸/- روپے کل میزان ۲۳۰۸/- ۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت اس جائداد کے علاوہ اور جو جائداد ثابت ہو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ صدیقہ ناصرہ بقلم خود

گواہ شد:۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ

گواہ شد:۔ شیخ عبد اللطیف قریشی خاوند موصیہ مذکور

نمبر ۱۴۴۴۴ میں محمد عثمان علی عرفانی ولد یوسف علی عرفانی قوم شیخ اسدی پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن جیکب آباد ڈاکخانہ جیکب آباد ضلع جیکب آباد صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۹/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد منقولہ وغیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں۔ میری آمد ماہوار بذریعہ ملازمت ۱۹۷/۱۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ محمد عثمان علی عرفانی اکاؤنٹنٹ جیکب آباد الیکٹرک سپلائی کمپنی جیکب آباد

گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

گواہ شد:۔ (چوہدری) شاہ محمد موصی ۳۸۹۴ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جیکب آباد

تعلیم الاسلام کالج کے طلباء کو اپنے کالج کی بلند روایات کا احساس کرنا چاہیئے

تعلیم الاسلام کالج یونین کے سابق وائس پریذیڈنٹ کی تقریر

ربوہ مؤرخہ ۱۹ نومبر ۱۹۵۶ء بروز سوموار تعلیم الاسلام کالج یونین کے عام اجلاس میں مسٹر خالد بشیر سابق وائس پریذیڈنٹ تعلیم الاسلام کالج یونین نے طلباء سے "لاہور کے طلباء کی ثقافتی و سماجی سرگرمیاں" کے موضوع پر خطاب کیا۔ آپ نے تعلیم الاسلام کالج کی بلند اور شاندار روایات کو برقرار رکھنے کی تلقین کی اور بتایا کہ ربوہ کے طلباء لاہور کے طلباء سے کمتر نہیں ہیں۔ اگر انہیں مغربی پاکستان کے دارالحکومت میں ہونے کی وجہ سے سیاسی برتری حاصل ہے تو ربوہ کے طلباء دنیا کے روحانی مرکز میں ہونے کی وجہ سے روحانی لحاظ سے فائق ہیں۔

بعد ازاں صاحب صدر جناب عطاء اللہ کریم نے فاضل مقرر کا شکریہ ادا کیا اور اس طرح یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ (نامہ نگار)

پی۔ اے۔ ایف میں ٹیکنیکل ٹریڈز

شرائط: میٹرک یا سائنس والا جونیئر کیمبرج۔ پاکستانی عمر ۱۵ تا ۱۷ء۔ بارہ ۱۲ ماہ کے ابتدائی کورس میں علاوہ راشن وردی ۱۵/- ماہوار وظیفہ۔ اس کے بعد ٹیکنیکل ٹریننگ کے اول سال میں ۲۷/۸ ماہوار وظیفہ و ۱۵/۸ روپے الاؤنس۔ دوسرے و تیسرے سال علاوہ الاؤنس ۳۲/۸ وظیفہ ماہوار بعد ٹریننگ تنخواہ مطابق رینک۔ ۹ سال باقاعدہ سروس اور ۶ سال ریزرو

بھرتی کے لئے اصالتاً پی۔ اے۔ ایف کے کسی دفتر بھرتی مثلاً کراچی۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ پشاور۔ کوئٹہ۔ ڈھاکہ۔ چٹاگانگ میں امیدوار کا پیش ہونا ضروری ہے۔

ناظر تعلیم ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کی ہمشیرہ بعارضہ ٹائیفائڈ اور بعض دیگر عوارض سخت بیمار ہیں نیز خاکسار کی بھانجی عزیزہ شمس النساء بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب جماعت خصوصاً صحابہ کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ حمید اللہ ظفر (ایم۔ اے) لیکچرار تاریخ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

(۲) عاجز کی اہلیہ صاحبہ تین ہفتوں سے دانتوں کے درد میں مبتلا ہیں۔ بزرگان کرام شفائے کاملہ کے لئے دعا فرمائیں

دوست محمد شاہد ربوہ

(۳) میری بچی نعیمہ فہیمہ چار ماہ سے بیمار ہے بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت کاملہ عطا کرے (محمد سعید سلیم دارالتجلید لاہور)

(۴) برادرم عبد الرحیم صاحب مدہوش مارٹن روڈ کراچی ایک محکمانہ امتحان میں شامل ہو رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرمائے

ان کی اہلیہ محترمہ بیمار ہیں احباب ان کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ (خورشید احمد)

(۵) عزیزی ربیعہ کئی روز سے بوجہ بخار ورزلہ علیل ہے نیز دوسرے دو بچے و اہلیہ بھی علیل ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ خداوند کریم سب کو شفائے کامل عطا فرمائے اور ہم سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

مرزا عبد السمیع

بلیو ٹنگ سٹیشن ماسٹر چوہڑکانہ

ذات پات کی تفریق اور اسلام

(بقیہ صفحہ ۵)

(۷) سید کی تعریف

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو اللہ تعالیٰ نے ظاہری اور باطنی علوم سے بہرہ ور فرمایا تھا۔ باہم رشتہ ناطہ کے تذکرہ میں یوں ارشاد فرماتے ہیں۔

"سید کا لفظ اولاد حسینؓ کے واسطے ہمارے ملک میں خاص ہے ورنہ عرب میں بزرگ کو سید کہتے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ۔ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ سب سید تھے۔ حضرت علیؓ کی ایک لڑکی حضرت عمرؓ کے گھر میں تھی اور حضرت رسول کریمؐ کی ایک لڑکی حضرت عثمانؓ سے بیاہی گئی تھی اور اس کی وفات کے بعد پھر دوسری لڑکی بھی رہیں اس نقل سے یہ مسئلہ بآسانی حل ہو سکتا ہے۔ جاہلوں کے درمیان یہ بات مشہور رہی ہے کہ امتی کسی سید زادی سے نکاح نہ کرے۔ حالانکہ امت میں تو ہر مومن شامل ہے خواہ سید ہو یا غیر سید"

(فتاوی مسیح موعود صفحہ ۱۰۱)

بقیہ صفحہ (۲) سے لیڈر

کہ ان باتوں کے متعلق میں مولوی صاحب سے مناظرہ نہیں کروں گا۔ کیونکہ وہ ٹھیک باتیں کہتے ہیں۔

اسی طرح جب بعد میں آپ کو ثابت ہو گیا کہ مخالفین کی مناظروں سے غرض احقاق حق اور ابطال باطل نہیں بلکہ وہی روح ہے۔ جس کی مذمت فاضل مضمون نگار نے اپنے مضمون میں کی ہے تو آپ نے مناظروں میں حصہ لینا ہی چھوڑ دیا۔ اور اعلان کر دیا کہ آپ مناظرہ نہیں کریں گے اس اعلان کے بعد بھی اگرچہ مناظرہ باز لوگ آپ کو للکارتے رہے اور آپ کے انکار پر مناظرہ سے بھاگ جانے کے الزام لگاتے رہے۔ مگر آپ نے مناظروں میں حصہ نہیں لیا۔

اس سے ظاہر ہے کہ مناظرہ فی ذاتہ بری چیز نہیں ہے۔ بلکہ احقاق حق کے لئے ایک نہایت موزوں اور کارآمد چیز ہے۔ لیکن ہر چیز کی طرح اس کا غلط استعمال سراسر ناجائز ہے۔ اور بجائے مفید ہونے کے سخت نقصان رساں ہے اگر مناظرہ فی ذاتہ بری چیز ہوتی۔ تو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نجران کے عیسائیوں سے مناظرہ نہ کرتے اور ان کو مباہلہ تک کا چیلنج نہ دیتے۔ اسلئے اصل بات یہی ہے کہ مناظرہ اگر تلاش حق کی نیت سے کیا جائے اور اسکو محض شیطانی ہتھیار کے طور پر ہر سچی بات کو جھٹلانے کے لئے استعمال نہ کیا جائے تو تبلیغ و اشاعت دین میں اس سے بڑی مدد ملتی ہے۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں۔ جیسا کہ فاضل مضمون نگار نے فرمایا ہے۔ کئی صدیوں سے اکثر مسلمان اہل علم و فضل حضرات مناظرہ بازی کی لذتوں میں اس طرح کھوئے رہے ہیں۔ کہ جس نے صحت مند اسلامی معاشرہ کے ارتقاء میں سخت رکاوٹ پیدا کی ہے۔ اس کا علاج یہ نہیں ہے۔ کہ مناظرہ کو سرے سے ترک ہی کر بیٹھیں۔ اصل علاج صحت مند ذہنیت پیدا کرنا ہے۔

مسٹر ہیمر شولڈ نے بین الاقوامی فوج کیلئے پاکستان کا نام پیش کیا تھا

کراچی ۲۳ نومبر۔ اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل نمائندے مسٹر محمد میر خاں نے حکومت کو اطلاع دی ہے کہ مسٹر ہیمر شولڈ نے عالمی فوج کے لئے جو ملکوں کی فہرست صدر ناصر کو پیش کی تھی۔ اس میں پاکستان کا نام بھی شامل تھا۔

مسٹر محمد میر خاں نے بتایا ہے کہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے اس ضمن میں صدر ناصر کو دو فہرستیں بھیجی تھیں۔ پہلی فہرست میں چھ ملکوں کے نام تھے۔ اس میں سے صدر ناصر نے کینیڈا کا نام مسترد کر دیا تھا۔ اس کے فوراً بعد مسٹر ہیمر شولڈ نے اکیس ناموں پر مشتمل ان تمام ملکوں کی فہرست مصر بھیجی۔ جنہوں نے اقوام متحدہ کی فوج کے لئے دستے دینے کی پیش کش کی تھی۔ اس فہرست میں پاکستان کا نام موجود تھا۔ صدر ناصر نے اس میں سے بھارت۔ انڈونیشیا اور یوگوسلاویہ کے نام چن لئے اور کہا کہ عالمی فوج میں ان ملکوں کے دستے شامل کئے جائیں۔

صدر ناصر نے ملنے سے انکار نہیں کیا

بیروت ۲۳ نومبر۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر حسین شہید سہروردی نے ان خبروں کی تردید کر دی ہے کہ صدر ناصر نے ان سے ملاقات کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

مسٹر سہروردی نے کل بیروت پہنچ کر اخباری نمائندوں کو بتایا کہ اصل واقعہ یہ ہے کہ میں نے کراچی میں مصری سفیر سے قاہرہ جانے کے امکان پر گفتگو کی تھی۔ چنانچہ مصری سفیر نے مجھے یہ یقین دلایا تھا کہ مصر میں حالات معمول پر آتے ہی صدر ناصر مجھ سے ملاقات کریں گے۔"

مسٹر سہروردی سے پوچھا گیا کہ "معاہدہ بغداد کے ممبر چار اسلامی ملکوں نے برطانیہ کو معاہدہ سے نکال کر اس کی بجائے امریکہ کو شامل کرنے کا فیصلہ کیا ہے؟"... مسٹر سہروردی نے جواب دیا کہ یہ خبر درست نہیں۔ آپ نے کہا کہ بغداد کی کانفرنس میں چار ملکوں میں تعاون بڑھانے کے متعلق ٹھوس نتائج برآمد ہوئے ہیں۔

نہایت ضروری اعلان

جملہ مربیان و معلمین کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جو اس وقت اپنے اپنے حلقہ میں دورہ پر ہوں وہ فوراً اپنے ہیڈ کوارٹرز پر پہنچ جائیں اور درس، تدریس کا سلسلہ شروع کر دیں۔ نیز آئندہ دوروں کا پروگرام ماہ جنوری ۱۹۵۷ء سے بنائیں۔

ناظر اصلاح و ارشاد

جماعتی تربیت اور اس کے اصول

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کا تازہ ترین تربیتی مقالہ ہے انصار اللہ مرکزیہ نے اسے چھپوایا ہے۔ ۶۸ صفحات کا یہ رسالہ ہر گھر میں پہنچنا ضروری ہے۔ قیمت فی نسخہ پانچ آنہ مقرر ہے۔ جو جماعت سو نسخے خریدے گی اسے ۲۰ فیصدی کمیشن دیا جائے گا۔ فوراً طلب فرمائیں رقم پیشگی بھیجی جائے۔

قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے مقیم قادیان خود بھی بیمار ہیں اور ان کا بڑا لڑکا بھی بیمار ہے۔ احباب دونوں کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

روزنامہ الفضل ربوہ رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۴۰